مدینۃ المسیح

جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال ۱۰ ستمبر کو لکھنؤ سے واپس تشریف لائے ۔

مولوی عبد الرحیم صاحب درد۔ ایم اے ناظر امور خارجہ ۹ ستمبر ڈلہوزی تشریف لے گئے ۔

خواجہ جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل نے احمدیہ ٹرینگ کور کے نوجوانوں کے سامنے ۹ ستمبر کو فقہی مسائل پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ ان نوجوانوں کی تعداد ۸۰ کے قریب پہنچ چکی ہے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب آجکل بعارضہ چشم دہلی میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ ایک ماہ اور علاج کرانا ہوگا لکھنے پڑھنے سے معذور ہیں۔ اس لئے احباب کے خطوط کے جواب نہیں دے سکتے

امسال جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس سے مولوی عطاء الرحمٰن صاحب مولوی یوسف شاہ صاحب۔ مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی ۔

احمدیہ کور کے متعلق احمدی جماعتوں سے ضروری مطالبہ

فہرستیں جلد بھجوائی جائیں

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے۔ یکم ستمبر سے احمدیہ کور ٹرینگ کلاس کھل چکی ہے۔ اور کئی ایک بیرونی جماعتوں کے نوجوان معہ بعض مقامی نوجوانوں کے کام سیکھ رہے ہیں۔ یہ وہ نوجوان ہیں۔ جو اپنے اپنے مقام پر جاکر دوسروں کی تربیت جسمانی کے ذمہ دار ہونگے۔ لیکن یہ اپنے فرض سے اسی صورت میں سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ کہ مقامی جماعتیں اپنے اپنے ہاں کور کی بھرتی کا انتظام کرلیں۔ حسب تجویز ۱۶ تا ۳۵ سال کی عمر کے مردوں کے لئے تو بھرتی لازمی ہے۔ اس سے زائد عمر کے احباب بھی اگر چاہیں۔ تو انہیں بھرتی کرلیا جائے۔ اور اس بھرتی کی فہرستیں جلد سے جلد تیار کرکے حضرت میاں شریف احمد صاحب ناظم تربیت جسمانی قادیان کی خدمت میں ارسال کردینی چاہیئیں اس کے علاوہ بوڑھے اور جسمانی لحاظ سے معذور لوگوں کو چھوڑ کر باقی مردوں کی خواہ ان کی کیا عمر۔ فہرست تیار کرلینی چاہیئے۔ تاکہ جب یہاں سے کام سیکھنے کے بعد نوجوان واپس جائیں۔ تو اپنے اپنے ہاں فوراً کام شروع کرا سکیں ۔

اگرچہ یہ نہایت ضروری اعلان پہلے بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن ہمیں معلوم ہوا ہے۔ اس طرف بہت کم جماعتوں نے اس وقت تک توجہ کی ہے۔ تمام جماعتوں کو فہرستوں کی تیاری اور ان کی ترسیل کا فوری انتظام کرنا چاہیئے۔ اگر اس بارے میں سستی اور کوتاہی سے کام لیا گیا۔ تو وہ ساری محنت اور کوشش اور اخراجات بالکل رائگاں جائیں گے۔ جو احمدیہ کور ٹرینگ کلاس کے لئے برداشت کئے جا رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد اس تحریک کو نہایت باقاعدگی اور عمدگی کے ساتھ چلانے کا ہے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ بیرونی جماعتیں پوری

اخبار احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعا کا اثر

جنوری ۱۹۳۲ء میں میں اپنے عزیز سید علی محمد صاحب پسر سید حسن محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ جو پیرانِ پیر کی خانقاہ کے نام سے مشہور ہے۔ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور لے گیا تھا۔ یہ لڑکا جوان اور شادی شدہ ہے۔ ناگہانی صدمہ سے خطرناک بیمار ہو گیا تھا۔ والدین نے ہر رنگ میں علاج معالجہ کیا۔ دہلی کے اطباء کے علاوہ ہر طرح کا انگریزی علاج بھی کیا۔ لیکن سب طرف سے مایوس ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے عزیز کے حالات سننے کے بعد لمبی دعا فرمائی۔ اور میں نے واپس آکر لڑکے کے والدین کو تسلی دی۔ اسی آن سے خدا تعالیٰ نے مریض کی حالت بدلنی شروع کر دی۔ اور اب وہ بفضلہ بالکل تندرست اور پہلے سے بھی اچھی صحت کا ہے۔ خاکسار سید محمد عبد الرحیم از لدھیانہ

شکریہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے دوست جن کے لئے میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ اور بزرگانِ سلسلہ سے فرداً فرداً دعا کی درخواستوں کے علاوہ الفضل میں بھی اعلان کرایا تھا۔ الحمد للہ کہ بری ہو گئے۔ اس خوشی میں کشمیر کمیٹی کو مصیبت زدگان کشمیر کی امداد کے لئے دس روپے بھیج رہا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نیز بزرگان سلسلہ و احباب کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار شیخ احمد محمود از لاہور

تلاش روزگار

ایک ایسا شخص جو ربڑ کی مہریں بنانا۔ ہر قسم کا گھٹیا بڑھیا ڈل بنانا۔ لیتھو مشین پر پیپر فیڈر مشین مینی اور پریسمینی۔ ٹریڈل مشین مینی۔ اردو ٹائپ کمپوزیٹری وغیرہ وغیرہ جانتا ہے۔ بیکار ہے۔ کیونکہ سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی کام نہیں کر سکتا۔ نیز ایک حافظ قرآن اور ایک حکیم صاحب بھی بیکار ہیں۔ اگر کوئی دوست کسی طریق ان کی مدد کر سکیں۔ تو محمد حنیف صاحب احمدی ڈسٹرکٹ سکرٹری جماعت احمدیہ خانی باغ سہارنپور کو اطلاع دیں۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ سیاً دو سال سے میرے جسم کے اندر مختلف جگہوں میں پھوڑے یکے بعد دیگرے چار مقام پر نکل چکے ہیں۔ اکثر حکماء نے ناسور قرار دیا ہے۔ اب جسم کے جوڑوں میں درد پیدا ہو گیا ہے۔ اور پاؤں متورم ہو جاتے ہیں دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار غلام رسول سیالکوٹ

۲۔ میرا اکلوتا بچہ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد الدین احمدی امین آباد۔ کیمل پور

۳۔ میرے چچا چوہدری محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابیوں میں سے ہیں۔ خاکسار محمد شریف وکیل منٹگمری

۴۔ احباب مولوی محمد الدین صاحب پنشنر کے ہاں اولاد ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد شفیع شاد مدرسہ مٹھ ٹک

۵۔ مکرم ڈاکٹر محمد منیر صاحب امیر جماعت احمدیہ امرتسر کا لڑکا ایک عرصہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب دعا کریں۔ خدا تعالیٰ کلی صحت عطا فرمائے۔ خاکسار حافظ مبین الحق امرتسر

۶۔ میرا لڑکا بعارضہ اپینڈے سائٹس سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد بخش احمدی۔ از قادیان

۷۔ میرا بچہ سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار احمد خان اللہ دتہ کوٹلی

۸۔ مجھے بعض محکمانہ پریشانیاں درپیش ہیں۔ دوستوں سے دعا کی درخواست ہے خاکسار غلام محمد بھنوال ۹۔ میرا چھوٹا بھائی سل سے بیمار ہے۔ جو خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے اس کے لئے دعا کریں۔ خاکسار دین محمد۔ گوجرانوالہ

یوم التبلیغ اور جماعت احمدیہ

یوم التبلیغ ۸۔ اکتوبر بروز ہفتہ منایا جائے گا۔ اس دن ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ تبلیغ احمدیت میں مصروف رہے۔ اور اپنے تمام کاموں اور تمام اشغال پر اس فرض کی ادائیگی مقدم کرے۔ ہر جگہ کی احمدی جماعتوں کو اس کے متعلق ابھی سے انتظامات مکمل کر لینے چاہئیں۔ اور دریافت طلب امور کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

۹۔ میں چند ماہ سے ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہوں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار دوست محمد خاں ایم اے۔ بی ٹی بورڈنگ

۱۰۔ میرا بچہ سخت بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار غلام محمد کھوکھر بی۔ اے۔ چنیوٹ

اعلان نکاح

۱۔ ماسٹر علی محمد صاحب صابر بی اے۔ بی ٹی قادیان کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۹ اگست بروز جمعہ رشیدہ بنت سید عبد المجید صاحب آف منصوری کے ساتھ دو ہزار مہر پر پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار عطا محمد کلرک دعوت و تبلیغ۔

۲۔ ۲۵ اگست کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے چودھری کمال الدین صاحب ساکن ملہ تحصیل جگراؤں کے نکاح کا اعلان بعوض مہر مبلغ پانچ سو روپیہ مسماۃ امۃ الرحمٰن بنت مستری امین اللہ صاحب محلہ دارالرحمت قادیان کے ساتھ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار نصر اللہ۔ قادیان

تار کے پتوں کے متعلق ضروری اعلان

محکمہ تار نے اطلاع دی ہے۔ کہ جو پتے رجسٹرڈ نہ ہوں۔ وہ تین لفظوں سے کم منظور نہیں کئے جا سکتے۔ اس لئے جن تاروں کا پتہ صرف دو لفظوں میں لکھا ہوا ہوگا۔ وہ تار ستمبر کے بعد تقسیم نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح اگر تار ان سکرٹری قادیان یا چیف سکرٹری قادیان پتہ ہوگا۔ تو گو یہ تین لفظ ہو جائیں گے۔ مگر چونکہ یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ کونسی جماعت یا سوسائٹی کا سکرٹری ہے۔ اس لئے ایسے تار بھی ناظر اعلیٰ یا ناظر امور خارجہ یا جس کے بھی نام ہونگے تقسیم نہیں ہونگے۔ جب تک کہ کوئی تخصیص نہ ہو۔ کہ تار ان سکرٹری احمدیہ کمیونٹی۔ پس قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اور اخراجات کا بھی خیال رکھتے ہوئے تمام احباب کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ جو بھی تار کسی نظارت وغیرہ کو بھجوانا ہو۔ اس کا پتہ حسب ذیل طریق پر لکھا جائے۔ مثلاً اگر ناظر امور خارجہ کو تار دینا ہو۔ تو اس کا پتہ لکھا جائے۔

"Ahmadiyya Naziramurkharja"

اسی طرح اگر ناظر صاحب اعلیٰ کو تار دینا ہو۔ تو پتہ:-

"Ahmadiyya Naziralai"

ہو۔ لفظ "احمدیہ" ضرور لکھا جائے۔ اور پھر نظارت کا نام لکھ دیا جائے۔ ناظر اعلیٰ۔ یا ناظر امور خارجہ۔ یا ناظر دعوت ایک ہی لفظ کر کے لکھا جائے۔ جس طرح اوپر نمونہ کیلئے لکھا گیا ہے۔ چارج ہوتے وقت یہ ایک ہی لفظ شمار ہوگا۔ اس طرح پتہ صرف تین ہی لفظوں میں ہوگا۔ ایک احمدیہ دوسرا نظارت کا نام اور تیسرا جگہ کا نام یعنی قادیان۔

جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران اور دوسرے احباب کو اچھی طرح سے نوٹ کر لینا چاہیئے۔ کہ انہی ہدایات کے مطابق آئندہ تاروں کے پتے لکھے جائیں۔ (ناظر امور خارجہ قادیان)

مسلمانان جموں و کشمیر کی کانفرنس

محمد یوسف خاں صاحب سرینگر سے ۱۰ ستمبر کو حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں مسلم نمائندگان کے بورڈ کی بھاری اکثریت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانفرنس ۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر کو منعقد کی جائے۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب پریذیڈنٹ منتخب کئے گئے ہیں۔ تمام مقامی نمائندہ ایسوسی ایشنوں اور انجمنوں سے استدعا ہے۔ کہ فی الفور ڈیلیگیٹ نامزد کر کے سکرٹری مجلس استقبالیہ کو سرینگر کے پتہ پر مطلع کریں۔ نیز ڈیلیگیٹ کی فیس مبلغ دو روپے بھی پیشگی ارسال کرنی چاہیئے۔ ڈیلی گیٹوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ بستر ہمراہ لائیں مجلس استقبالیہ صرف تین یوم کے لئے رہائش اور خوراک کا انتظام کرے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

162

الفضل

نمبر ۳۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

وائسرائے کی تقریر میں کانگرس کا ذکر

کانگرس کے متعلق حکومت کی اختیار کردہ پالیسی حق بجانب ہے

کانگرسی پراپیگنڈا

اگرچہ کانگرسی حلقوں کی طرف سے اسی دن سے اس قسم کی خبریں شائع ہونی شروع ہو گئی تھیں جن سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا۔ کہ حکومت گاندھی جی سے مصالحت کرنے کے لئے بیتاب ہو رہی ہے۔ اور کانگرس کے آگے جھکنے کے لئے بے قرار ہے۔ جبکہ حکومت نے قیام امن و انتظام کی خاطر گاندھی جی کو نظر بند کر دینا ضروری سمجھا۔ اور کانگرس کی خلافِ قانون اور خلاف امن سرگرمیوں کو پورے اہتمام کے ساتھ روک دینے کا انتظام کر دیا۔ لیکن جب وزیر اعظم نے فرقہ وار سمجھوتہ کا اعلان کیا۔ تو ایک طرف تو بڑے شد و مد کے ساتھ یہ ظاہر کیا جانے لگا۔ کہ کانگرس کسی صورت میں بھی اس تصفیہ کو تسلیم نہ کرے گی۔ اور نہ صرف تسلیم نہ کرے گی۔ بلکہ ملک میں اس کا نفاذ بھی نہ ہونے دے گی۔ اور جب تک حکومت کانگرس سے صلح نہ کرے گی۔ اور گاندھی جی کو رہا کر کے ان کی خواہشات کو پورا نہ کر دے گی۔ اس وقت تک ہندوستان میں امن قائم نہ ہو گا بلکہ بدامنی اور بے انتظامی بڑھتی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی دوسری طرف اس قسم کی افواہوں کو اور زیادہ شہرت دی جانے لگی۔ کہ حکومت گاندھی جی کو آزاد کر کے ان سے تعاون حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور تمام کانگرسی ایجی ٹیٹروں کو رہا کر کے کانگرس سے سمجھوتہ کرنے کی ضرورت محسوس کر رہی ہے۔

وائسرائے ہند کی تقریر

اس سے خیال پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ حکومت نے بدنظمی۔ اور دہشت انگیزی کے جن شیر دل کو خاص قوانین کے ذریعہ اپنی سرگرمیوں سے روک رکھا ہے۔ ان کے آگے جھکنے پر مجبور ہو رہی ہے۔ اور ان کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اقلیتوں کو اور زیادہ خطرات اور مشکلات میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ لیکن وائسرائے ہند نے ۵ ستمبر کو لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبران کے سامنے جو تقریر کی۔ اس میں جہاں دوسرے اہم ملکی معاملات کے متعلق اظہار رائے کیا۔ وہاں سیاسی صورت حالات پیش کرتے ہوئے کانگرس کے متعلق حکومت کے رویہ کا بھی پوری وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جو ہر امن پسند اور قانون کا احترام کرنے والے انسان کے لئے موجب اطمینان ہو سکتا ہے۔

کانگرس کی خطرناک تحریکیں

وائسرائے ہند نے سب سے پہلے یہ بیان کیا۔

"جب مسٹر گاندھی ہندوستان کے دیگر نمائندوں کے ساتھ نئے کانسٹی ٹیوشن کے بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ اتفاق پر پہنچنے کے لئے مشترکہ کوشش کر رہے تھے۔ انہی دنوں ہندوستان میں ان کے کچھ سلسلہ پیرو دو صوبوں میں گورنمنٹ کے خلاف سخت اور خطرناک تحریکیں منظم کرنے میں مصروف تھے۔ یہ تیاریاں اس حد تک مکمل کر لی گئی تھیں۔ کہ یو۔ پی میں منظم گورنمنٹ کے خلاف بھاری خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اس وقت جبکہ دیہاتی آبادی اقتصادی بدحالی کے بوجھ کے نیچے دبی جا رہی تھی۔ لگان اور مالیہ کی عدم ادائگی کی مہم شروع کر دی گئی۔ ایسی تحریک کو جس نے کہ سوسائیٹی کی اقتصادی بنیادوں۔ اور وسیع دیہاتی آبادی میں قانون کے احترام کو کمزور کر دینا تھا۔ اگر پھیلنے کی اجازت دی جاتی۔ تو اس کے نتائج ناقابل بیان حد تک خطرناک ہونے متصور تھے۔ سرحد میں نیم فوجی طریقہ سے تربیت یافتہ والنٹیروں کی ایک بھاری جماعت کے ذریعہ ایک تحریک کو جو کھلم کھلا انقلابی اور اس سے بھی زیادہ تمام ہندوستان کی حفاظت کے لئے خطرناک تھی۔ نشو و نما دی گئی۔ ان دو خطرناک تحریکوں کے مقابلہ کے لئے میری گورنمنٹ جو تدابیر اختیار کرنے کے لئے مجبور ہو گئی۔ ان کا جواب کانگرس نے تمام ملک میں سول نافرمانی کی تحریک جاری کر کے دیا"۔

حکومت کی پالیسی

اس کے مقابلہ میں حکومت نے جو پالیسی اختیار کی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا:۔

"اس وقت میں نے کہا تھا۔ کہ اس طریقہ سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہو گا۔ اور میں اور میری گورنمنٹ ایسی تحریک کا جو منظم گورنمنٹ اور انفرادی آزادی کے لئے خطرہ ہو۔ مقابلہ کرنے۔ اور اسے دبانے کے لئے تمام ذرائع استعمال کریں گے۔ میں نے اس وقت یہ بھی کہا تھا۔ کہ جب تک حالات ایسا کرنا ضروری نہ بنا دیں۔ تب تک سول نافرمانی کے خلاف تدابیر کو نرم نہیں کیا جائے گا۔ گزشتہ آٹھ ماہ میں ہماری یہ پالیسی رہی ہے۔ اور میں اس امر کو واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری یہ پالیسی جاری رہے گی۔ یہ وہ پالیسی ہے۔ جو نمایاں طور پر کامیاب ہوئی ہے"۔

آئندہ کیا کیا جائے گا

اس موقعہ پر شمار و اعداد کے ذریعہ حکومت کی اس پالیسی کی کامیابی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے آئندہ کے متعلق کہا۔

"یہ پیشگوئی کرنا جلد بازی ہو گی۔ کہ کانگرسی لیڈروں کو یہ محسوس کرنے میں کہ وہ ناکام رہے ہیں۔ اپنی یہ شکست کھلم کھلا تسلیم کرنے میں کتنا عرصہ لگے گا۔ مگر اس وقت تک ہم پر یہ امر واضح ہو گیا ہے۔ کہ جب تک گورنمنٹ اپنی موجودہ پالیسی پر کاربند رہیگی۔ تب تک یہ تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی"۔

ان اقتباسات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حکومت ہند کانگرس کی خلاف قانون اور امن شکن تحریکات کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ اور اس وقت تک اس مہم کو جاری رکھیگی۔ جب تک کانگرسی لیڈر کھلم کھلا اپنی شکست کا اعتراف نہ کر لیں۔ اور ملک کے امن اور انتظام کو خطرہ میں ڈالنے سے دستکش نہ ہو جائیں۔

حکومت حق بجانب ہے

دراصل کوئی حکومت جب تک اپنی حفاظت اور ملک کے انتظام کی اہمیت رکھتی ہے۔ قطعاً یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ نظام حکومت کو درہم برہم کرنے اور ملک کے امن کو برباد کرنے والوں کو آزاد چھوڑ دے۔ بلکہ وہ ایسے لوگوں کی سرگرمیوں کا انسداد کرنے کے لئے تمام ممکن ذرائع اختیار کرے گی۔ ان حالات میں وائسرائے ہند نے کانگرسی فتنہ انگیزیوں کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے۔ اور حکومت کی جس پالیسی کا اظہار کیا ہے۔ اس کے حق بجانب ہونے میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔

بے جا شور

تعجب ہے۔ کانگرسی لیڈر اور کانگرسی اخبارات ایک طرف تو یہ کہتے ہیں۔ کہ حکومت تمام ذرائع اختیار کرنے کے باوجود کانگرس کو کسی قسم کا ضعف نہیں پہنچا سکی۔ اب بھی کانگرس کی تمام سرگرمیاں جاری ہیں۔ اور حکومت اس کے مقابلہ میں ناکام رہی ہے۔ چنانچہ "پرتاپ"

(۸ ستمبر) لکھتا ہے:۔

"حکومت اپنے تئیں دھوکہ میں رکھنا چاہے۔ تو اس کی مرضی۔ ورنہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ وُہ کانگرس کو کچلنے میں قطعاً ناکام رہی ہے .... گورنمنٹ کی سخت ترین کارروائیوں کے باوجود کانگرس کی تمام سرگرمیاں برابر جاری ہیں"۔

لیکن دوسری طرف جب حکومت یہ کہتی ہے۔ کہ وُہ اپنی اختیار کردہ پالیسی کو جاری رکھے گی۔ اور سول نافرمانی کے خلاف تدابیر کو اس وقت تک نرم نہیں کرے گی۔ جب تک اسے بالکل ختم نہ کر دے۔ تو یہ شور مچایا جاتا ہے۔ کہ حکومت سخت تدابیر کو اپنی مستقل پالیسی بنانا چاہتی ہے جس کا" مطلب یہ ہے۔ کہ ہمیشہ ہی ملک میں ایسی حالت رہے گی جیسی کہ اب ہے۔ ہمیشہ ہی سیاسی خیالات رکھنے والے لوگ جیلوں میں رہیں گے۔ گرفتاریاں ہوتی رہیں گی۔ تلاشیاں جاری رہیں گی۔ نوٹس ملیں گے۔ پریس کی زبان بند رہے گی۔ کئی بیویوں کے خاوند جیلوں میں رہیں گے۔ کئی خاوندوں کی بیویاں جیلوں میں رہیں گی۔ کئی بچوں کے باپ جیلوں میں سڑیں گے۔ اور کئی بچے ریفارمیٹریوں میں مقید ہونگے۔ جُرمانے ہونگے۔ سزائیں ہونگی۔ اور سختیاں ہونگی"۔ (ملاپ ۸ ستمبر)

بے جا شکوہ

یہ سب کچھ نہایت افسوسناک ہے۔ بے حد تکلیف دہ ہے اور ہر بہی خواہ ملک کے لئے بہت ہی رنج افزا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس کی ذمہ واری کس پر عائد ہوتی ہے۔ کیا یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ حکومت کو درہم برہم کرنے کے لئے اور نظام ملکی کو تہ و بالا کرنے کے لئے کانگرس اپنی تمام سرگرمیاں جاری رکھے، اس کی شہ پر تشدد پسند سرکاری افسروں کو موت کے گھاٹ اتارتے رہیں۔ امن پسند ملکیوں پر عافیت تنگ کر دی جائے۔ ان کا کاروبار جبراً روکنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن حکومت خموش بیٹھی رہے نظاہر ہے۔ کہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کوئی حکومت ان حالات کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اور جب تک یہ حالات پیش آتے رہیں۔ اس وقت تک حکومت ان کے انسداد کے ذرائع استعمال کرنے پر مجبور ہوگی۔ اس کا جو نتیجہ ہو۔ خواہ وُہ کیسا ہی افسوسناک ہو۔ اس کی ذمہ واری ایسے حالات پیدا کرنے والوں پر ہی عائد ہو سکتی ہے۔ پس جب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ" گورنمنٹ کی سخت کارروائیوں کے باوجود کانگرس کی تمام سرگرمیاں برابر جاری ہیں"۔ تو گویا اس بات کا اعلان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کو اور زیادہ سخت تدابیر اختیار کرنے کا حق ہے۔ اور اس بات کی ضرورت بیان کی جاتی ہے۔ کہ حکومت کو سختی کی پالیسی جاری رکھنی چاہیئے۔ پھر جب حکومت اس کا اعلان کرتی ہے۔ تو شکوہ و شکایت کیسی۔ اور رونے چلانے کا کیا مطلب؟

کانگرسیوں کا حکومت پر بے جا اعتراض

اگر یہ درست ہے کہ حکومت اختیار کردہ پالیسی کے ذریعہ کانگرس کو کچلنے میں ناکام رہی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ اسی پالیسی کو جاری رکھ کر وُہ آئندہ کامیاب ہو سکے۔ پھر کانگرسیوں کو فکر و تردد ہی کس بات کا ہے۔ جب کانگرسی کھلم کھلا حکومت سے جنگ کا اعلان کر چکے ہیں۔ اور اس جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن طریق اختیار کئے ہوئے ہیں۔ تو انہیں حکومت کے متعلق یہ کہنے کا کیا حق ہے۔ کہ اسے اپنی حفاظت اور اپنی کامیابی کے لئے فلاں طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ خاصکر اس صورت میں جبکہ وُہ طریق ان کو نقصان پہونچانے کی بجائے حکومت کے لئے باعث زیان بن رہا ہو۔

اگر کانگرس رویہ بدل لے

بہرحال کانگرسیوں کا یہ شور و شر کہ حکومت ان کے مقابلہ میں سخت تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ ناقابل فہم ہے۔ وُہ اپنے رویہ کو بدل لیں۔ قانون کی خلاف ورزی سے باز آ جائیں۔ فتنہ و فساد پیدا کرنے سے محترز ہیں۔ پھر اگر حکومت سختی جاری رکھے۔ تو سارا الزام اس پر عائد ہوگا۔ اور کوئی ایک بھی خیر خواہ وطن ہندوستانی حکومت کی اس پالیسی کو حق بجانب قرار نہیں دے گا۔ لیکن جب تک کانگرس اپنے رویہ میں تبدیلی نہیں کرتی۔ اور اپنی اختیار کردہ پالسی کی شکست نہیں تسلیم کرتی۔ اس وقت تک حکومت اس کے استیصال کے لئے جو کچھ کرے اس میں بالکل حق بجانب ہوگی۔

دہشت انگیزوں کا ذکر

وائسرائے ہند نے ان لوگوں کی سرگرمیوں کو ملک کے لئے نہایت نقصان اور تباہ کن بتاتے ہوئے جو سرکاری افسروں اور حکومت کے حامیوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کہا:۔

"اگر یہ تحریک کامیاب ہو جائے۔ تو جو لوگ اس طریقہ سے طاقت حاصل کریں گے۔ وُہ اس طاقت کا تمام لوگوں کے خلاف اندھا دھند استعمال کریں گے۔ اور منتظم گورنمنٹ کا قیام ایک خواب ہو جائیگا دہشت انگیزوں کے لیڈر ایک ظلم قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس لئے میں قانون کے تابع تمام لوگوں سے اپیل کروں گا۔ کہ محب الوطنی کے ان غلط خیالات کے ساتھ کسی قسم کی ہمدردی نہ رکھیں۔ گورنمنٹ ان طریقوں کا مقابلہ کرنے کا عزم کئے ہوئے ہے۔ اور اس کام میں وُہ ان تمام لوگوں کو امداد کے لئے کہہ سکتی ہے۔ جن کو اپنے ملک کے بہترین مفاد کا خیال ہے"۔

دہشت انگیزوں کے حمایتی

اگر دہشت انگیزوں کی حوصلہ افزائی کرنے والے لوگ ہوں۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں ان کی تعریف و توصیف نہ کی جاتی ہو۔ بلکہ ان کے خلاف نہایت افعال کے متعلق حقیقی رنگ میں نفرت و حقارت ظاہر کی جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ قتل و خونریزی کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہوتا جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ گو بظاہر گول مول الفاظ میں ایسے افعال سے اپنی برأت ظاہر کی جاتی ہے۔ تاہم انہیں فخر و مباہات کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ اور حسب موقعہ حکومت اور امن پسند لوگوں کو مرعوب کرنے کے لئے ایسے افعال کو کارناموں کے رنگ میں پیش بھی کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں ہز ایکسیلنسی سر دار سکندر حیات خاں کے ذکر میں ہندو اخبارات نے لکھا۔ کہ ان کو ہندوؤں کے پھانسیاں پانے کی وجہ سے گورنری ملی ہے۔ یہ پھانسیاں پانے والے ہندو وہی تھے۔ جنہیں سرکاری افسروں کے قتل کے جرم میں پھانسی پر لٹکایا گیا۔

وائسرائے کی اپیل

غرض ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو خود ایسے افعال کے ارتکاب کی جرأت نہ رکھتے ہوئے عاقبت نااندیش اور کوتہ بین نوجوانوں کو اکساتے اور ان کے افعال کی داد دیتے رہتے ہیں۔ اور اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ اگر دہشت انگیز اور تشدد پسند لوگ کامیاب ہو جائیں۔ تو اس کا نتیجہ کس قدر تباہ کن ہوگا۔ کوئی حکومت قائم نہیں ہو سکتی۔ اور نہ قائم رہ سکتی ہے۔ لیکن اس وقت اس لئے ایسے لوگوں کی سرگرمیوں کو نہ صرف نظر انداز کیا جاتا ہے۔ بلکہ ان کی حمایت کی جاتی ہے۔ کہ ان لوگوں کا نشانہ موجودہ حکومت کے افسر اور قانون کی پابندی کرنے والے لوگ ہیں۔ وائسرائے ہند نے اس بارے میں پابند قانون لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ ایسے لوگوں سے کسی قسم کی ہمدردی نہ رکھیں اور اپنے ملکی مفاد کی خاطر ایسے طریقوں کا مقابلہ کریں۔

اس اپیل کی طرف توجہ کرنے کا سب سے اہم موقعہ اس وقت ہے جبکہ ملک ترقی کے نئے میدان میں داخل ہونے والا ہے۔ امید ہی نہیں بلکہ یقین ہے۔ کہ ہر بہی خواہ ملک تشدد پسندوں کے استیصال کے لئے حکومت کی امداد کرنا اپنا فرض سمجھے گا۔

سکھوں کی کمینہ حمایت

مہاشہ کرشن نے اپنے اخبار "پرتاپ" (۸ ستمبر) میں ان اخبارات کو جنہوں نے سکھوں کی جنگی کونسل کے اس فیصلہ کے متعلق کہ لیجسلیٹو کونسل پنجاب کے سکھ ممبر مستعفی ہو جائیں۔ لکھا۔ کہ سکھوں میں اس کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور بہت سے سکھ ممبر مستعفی ہونے کے خلاف ہیں" سکھوں کی کمینہ مخالفت کرنے والے قرار دیا ہے۔ اور سکھوں کو یہ سبق پڑھاتے ہوئے۔ کہ "مخالفوں کو وُہ کہہ سکتے ہیں۔ اور انہیں کہہ دینا چاہیئے۔ کہ جائز مخالفت جتنی چاہو۔ کرو ناجائز مخالفت نہ کرو۔ بے پرکی نہ اڑاؤ۔ ہمارے خلاف پروپیگنڈا کا شوق ہے کرو لیکن بے بنیاد افواہوں سے کام نہ لو۔ تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ سکھ کونسلر مستعفی ہونے کو تیار نہیں ہوتے"۔

لیکن اس طرح دوسروں پر کمینگی کا الزام لگانے والے کے متعلق کیا کہا جائیگا جس کا اپنا ہی اخبار صرف ایک دن پہلے یعنی ۷ ستمبر کو سکھوں کی جنگی کونسل کے پریذیڈنٹ کے یہ الفاظ شائع کر چکا ہے۔ کہ "ہمیں معلوم ہوا ہے کہ بعض سکھ کونسلروں نے جنگی کونسل کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ میں ان کو جتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ سکھ ان کے اس گناہ کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ اور اگر فرورت ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ*

ہماری ہمدردی کا دائرہ الٰہی صفت ربوبیت کے ماتحت وسیع ہونا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ ستمبر ۱۹۳۲ء بمقام ڈلہوزی

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
گلے میں خراش ہونے کی وجہ سے میں زیادہ تو نہیں بول سکتا۔ لیکن نہایت اختصار کے ساتھ

ایک ضروری امر

کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ سورۃ فاتحہ جو قرآن مجید کی تمام سورتوں میں سب سے پہلی سورت ہے۔ اس کی سب سے پہلی آیت جو بسم اللہ کے بعد آتی ہے۔ اس میں بظاہر تو

اللہ تعالےٰ کی ایک صفت

ہی بیان کی گئی ہے۔ لیکن درحقیقت اس میں ایک نصیحت بھی کی گئی ہے۔ فرمایا الحمدُ للہ رب العٰلمین۔ کہ اللہ تعالےٰ

سب جہانوں کا رب

ہے۔ اسے کسی خاص قوم اور خاص جماعت کی رعایت مدنظر نہیں۔ بلکہ بلا کسی لحاظ کے سب کی ربوبیت فرماتا ہے۔ یہ وہ چیز ہے۔ جسکی طرف بہت کم لوگوں کو توجہ ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کسی کو دوستوں عزیزوں کے ساتھ محبت رکھنے سے منع نہیں کرتا۔

اخوت اور برادری کے تعلقات

رکھنے سے نہیں روکتا۔ بلکہ ایسا کرنے سے تو انسان اس کے حضور ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ لیکن اخوت رشتہ داری یا دوستی کے سبب کسی کے ساتھ ناجائز رعایت یا طرفداری کو بھی پسند نہیں کرتا۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ وہ نہیں دیکھتے۔ کہ آخر ہر بندہ کا تعلق اللہ تعالےٰ کے ساتھ اس کی صفات کے ذریعہ سے ہی ہے اب یہ لوگ اسکی صفات پر غور کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اسکی صفات میں سے

صفت ربوبیت

سب پر حاوی ہے۔ اور سب سے یکساں سلوک ہوتا ہے:۔
اسمیں کوئی شک نہیں۔ کہ ہمدردی کے لئے انسان دوستیاں قائم کرتا ہے۔ اور اسی طرح دوستیوں کے نتیجہ میں باہمی سلوک اور ہمدردی ہوتی ہے لیکن یہ

دوستیاں اور تعلقات

انصاف کے معاملہ میں دخل انداز نہ ہونے چاہئیں۔ پس جب انصاف کا معاملہ درپیش ہو۔ تو انسان کو چاہیئے۔ کہ صفت ربوبیت کو سامنے رکھ کر عمل پیرا ہو۔ اور اسی کے مطابق اپنے لئے راہ عمل تجویز کرے جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ سے کئی لوگ روگرداں برگشتہ اور غافل ہوتے ہیں۔ بلکہ اس کی ہستی کا انکار کرنے والے بھی دنیا میں موجود ہوتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے سب کی ربوبیت ہو رہی ہے۔ سب کو کھانا ملتا ہے۔ کھانے سے سب کا پیٹ بھرتا ہے اور ایسے لوگوں کے لئے بھی خدا تعالےٰ کی رحمت بند نہیں ہوتی۔ تو یہی حال مومن کا بھی ہونا چاہیئے۔ کہ اس کا انصاف وسیع ہو۔ اور اس کی ہمدردی کسی قسم کے تعصب کے دائرہ میں محدود نہ ہونے پائے اگر دنیا میں لوگ اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو بہت جلد دنیا سے فتنہ و فساد دور ہو کر

حقیقی امن و سکون

قائم ہو جائے:۔
ان دنوں ہمارے ملک میں جو آفت آئی ہوئی ہے۔ کہ لوگ

آپس میں دست بگریباں

ہو رہے ہیں۔ ان میں لڑائیاں شروع ہیں۔ یہ بھی صفت ربوبیت کے بھلا دینے کا نتیجہ ہے:۔
دیکھو! ایک ہندو ذہنیت کی اسی وسعت کو چھوڑتے ہوئے تمام سیاسی اور تمدنی امور میں مسلمانوں کا حق غصب کر کے بھی ہندو کو ہی ترجیح دیتا ہے۔ اور پسند کرتا ہے۔ کہ اس کی تمام امداد ایک ہندو کو ہی پہنچے۔ اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ کہ کسی دوسرے کا حق پامال نہ ہو۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں بھی ہندوؤں کی دیکھا دیکھی یہ تعصب پیدا ہو رہا ہے۔ حالانکہ دنیا میں کسی

ملک کی ترقی

بغیر اتحاد اور بغیر ایک دوسرے سے موافقت اور یگانگت کے نہیں ہو سکتی۔ ہندو فرقہ داری کے خلاف زبان سے تو شور مچاتے ہیں۔ اور بڑے زور سے کہتے ہیں۔ کہ ملک میں

فرقہ وارانہ خیالات

نہیں ہونے چاہئیں۔ لیکن ان کے صرف یہ اقوال ملک میں امن نہیں قائم کر سکتے۔ جبکہ ان کا اپنا عمل ان کے خلاف ہے۔ اور اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ

حکومت کے دفاتر

میں مسلمان ملازمین کو ان کی طرف سے ہر قسم کی تکلیف دی جاتی ہے ان کے خلاف بلاوجہ اور جھوٹے کیس بنائے جاتے ہیں۔ یہ تکلیف دہ لوگ جب اپنے مسلمان بھائیوں اور دوسرے دوستوں کو ایسے واقعات بتاتے ہیں۔ تو ضرور ہے۔ کہ باقی مسلمانوں کا دل اپنے تکلیف دہ بھائیوں کی تکلیف پر غم زدہ ہو۔ اسی طرح اگر مسلمان ایسا کریں۔ اور ہندوؤں کو بلاوجہ تکلیف دیں۔ تو دوسرے ہندوؤں کا جوش اور غصہ مسلمانوں کے خلاف بڑھتا ہے۔ پس جب حالات یہ ہوں۔ تو ملک کس طرح

آرام کا سانس

لے سکتا ہے۔ جبکہ ہر قوم اسی کوشش میں ہے۔ کہ دوسروں کے حقوق تلف کر کے۔ خود ترقی حاصل کی جائے۔ تو ملک میں کسطرح امن قائم ہو سکتا ہے

ہماری جماعت

کو اللہ تعالےٰ نے اس لئے قائم کیا ہے۔ کہ اس رو کا مقابلہ کرتی ہوئی

حق اور انصاف

کی مثال دنیا میں قائم کرے۔ ہمیں یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے۔ کہ ہم قلیل اور کمزور ہیں۔ اور نہ یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ ایک قطرہ eeeeeeee (اونس) کا یا ایک اونس مٹھاس کا سمندر میں ڈالا جائے۔ تو اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے بیشک عام حالت میں اسکا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر اس کے قطرہ یا مٹھاس کے اونس میں جب ایسی طاقت ہو۔ کہ ہر لمحہ گزرنے کے بعد اس کی طاقت بڑھتی جائے۔ تو یقیناً آج نہیں۔ تو کل۔ کل نہیں تو پرسوں دخار سمندر بھی اس قطرہ کی خوشبو کو قبول کر لیگا۔ اور ایک اونس مٹھاس کی قلیل مقدار اس پر غلبہ حاصل کر لے گی:۔

*یہ خطبہ جمعہ عزیز مکرم مولوی عبدالمنان صاحب خلف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ نے مرتب کیا ہے:۔

پس ہماری جماعت کو پوری قوت کے ساتھ اس نقصان رساں اور

مہلک رو کا مقابلہ

کرنا چاہیئے۔ اور چاہیئے۔ کہ اپنے نمونے سے اس بات کا ثبوت مہیا کرے۔ کہ غیروں کیساتھ بھی اس کا معاملہ صفت ربوبیت کے ماتحت ہوتا ہے۔ مثلاً ہم میں سے اگر کوئی جج ہے تو اس کے تمام فیصلے انصاف کی کسوٹی پر پورے اترنے چاہئیں اور فیصلہ کرتے وقت انصاف سے علیحدہ ہو کر کسی کی رو رعایت مدنظر نہ ہونی چاہیئے اسی طرح سرکاری دفاتر میں دوسروں کے حقوق کا سوال ہے۔ ان کے حقوق کو پامال ہونے سے حتی الوسع بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ غرض یہ

ہماری جماعت کا فرض

ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ انصاف اور عدل کو وہ کبھی اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیگی۔ اور اس نوعیت کی ہر برائی سے مجتنب رہیگی۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ جو مثالیں ایک دفعہ قائم ہو جاتی ہیں۔ پھر دنیا میں ہمیشہ ان کا تتبع ہوتا رہتا ہے۔ شروع شروع میں تو بے شک لوگ ہمیں برا بھلا کہیں گے۔ کہ انہیں غیروں سے اپنوں کی نسبت زیادہ انس ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ لوگوں کو سمجھ آ جائیگی کہ

درست طریق

یہی ہے۔ کشمیر کے معاملہ میں ہمیں اس کا بہت تجربہ ہوا ہے جب ہمارے آدمیوں نے بعض ان مقدمات میں جو کشمیری مسلمانوں پر ریاست میں چل رہے تھے۔ انصاف کو مدنظر رکھ کر

سچی گواہیاں

دیں جنہیں سے بعض نتیجۃً بعض مسلمان ماخوذین کے خلاف پڑتی تھیں تو یہ طریق اختیار کرنے پر دوسرے مسلمانوں نے کہا۔ کہ یہ مسلمان ہو کر ہمارے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے اپنے ہو کر ہمیں غیر سمجھا۔ دوسری طرف حکومت پہلے خلاف تھی۔ اس نے بھی ہماری جماعت کے لوگوں کو تکلیفیں دیں۔ اور اسطرح ہمارے آدمی اپنے

ایمان اور انصاف کی حفاظت

میں دونوں طرف سے تکلیف اٹھاتے رہے۔ لیکن مومن کو تکلیف کی کوئی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ صرف مسلمان کہلانے سے تو کوئی مومن نہیں بن سکتا جبتک حقیقی طور پر مومنوں والے اعمال نہ بجا لائے۔ غرض

ہماری ہمدردی کا دائرہ

الٰہی صفت ربوبیت کے ماتحت وسیع ہونا چاہیئے۔ اور دوسروں کے حقوق کی حفاظت بھی اپنا فرض سمجھنا چاہیئے۔ لیکن میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ

اپنوں کے حقوق

کا خیال نہ رکھا جائے۔ اور ظلم ہوگا۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ اپنی قوم کو فائدہ پہنچانیکا موقعہ میسر آنے پر بھی فائدہ نہیں پہنچانا چاہیئے۔

مسلمان کا فرض

ہے۔ کہ اگر کسی جگہ بغیر کسی کی حق تلفی کے غیر کے مقابلہ میں اپنے مسلمان بھائی کو یا غیر ملکی کے مقابلہ میں اپنے ملکی کو یا غیر ملک کے باشندوں کے مقابلہ میں برٹش ایمپائر کی رعایا کو فائدہ پہنچا سکے۔ اور اس کو جائز موقعہ میسر ہو۔ تو ضرور فائدہ پہنچائے۔ ... کا اس طرح فائدہ پہنچانا نہ صرف یہ کہ اس کے لئے گناہ کا موجب [illegible]

احمدیت کے متعلق مضمون

"ابن مریم" بننے کی حقیقت

اور

انجیلی اصطلاحات

بخاری میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے۔ کہ مامن مولود الا والشیطان یمسہ حین یولد فیستھل صارخا من مس الشیطان الا مریم وابنھا (بخاری کتاب التفسیر سورۃ آل عمران جلد ۳ صفحہ ۶۹ مصری) یعنے ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پیدائش کے وقت اس کو شیطان مس کرتا ہے۔ سوائے مریم اور ابن مریم کے کہ وہ دونوں کلی طور پر مس شیطان سے پاک ہوتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ "مریم" اور "ابن مریم" کے سوا باقی سب بچوں کو پیدائش کے وقت شیطان چھوتا ہے۔ طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نعوذ باللہ پیدائش کے وقت مس شیطان ہوا تھا۔ اس کے جواب میں علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف کی جلد ۱ صفحہ ۳۰۲ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"معناہ ان کل مولود یطمع الشیطان فی اغوائہ الا مریم وابنھا فانھما کانا معصومین ولذالک کل من کان فی صفتھما" یعنے اس حدیث کا مطلب یہ ہے، کہ ہر بچہ کو پیدائش کے وقت شیطان گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ سوائے "مریم" اور "ابن مریم" کے اور اس میں تمام وہ مومنین شامل ہیں۔ جو مریمی صفت میں ہوں۔ یا "ابن مریم" کی صفت میں۔

گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام پر سے مس شیطان کا اعتراض اٹھانے کے لئے انہیں یہ تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "مریم" اور "ابن مریم" کے جو الفاظ فرمائے ہیں۔ ان میں تمام انبیاء اور مومنین امت بھی شامل ہیں۔ اور ان پر بھی "ابن مریم" کا لفظ اطلاق پا سکتا ہے۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کو شیطان سے مس کیا ہوا ماننا پڑے گا جو یقیناً غلط ہے۔ خود خدا تعالےٰ نے قرآن مجید سورۃ التحریم کے آخری رکوع میں یہ نقطہ بیان فرما دیا ہے۔ کہ تمام مومن، عورتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ یا فرعون کی بیوی کی طرح جس پر کفر کا غلبہ ہو چکا تھا۔ اور وہ اس سے نکلنے کے لئے خدا تعالےٰ سے دعا کرتی تھی۔ یا مریم کی طرح جس نے اپنے آپ کو بدی سے کلی طور پر بچائے رکھا۔ اور اس وجہ سے اس میں عیسوی روح پھونکی گئی

اور اس سے "ابن مریم" پیدا ہوا۔ گویا وہ مومن جن پر کفر کا غلبہ ہو چکا ہو۔ اور وہ اس سے مخلصی پانے کے لئے دست بدعا ہوں خدا تعالےٰ نے ان کو آسیہ صفت مومن قرار دیا ہے۔ اور وہ مومن جو ابتداء سے کفر اور بدی کے حملہ سے کلی طور پر محفوظ ہوں۔ ان کو مریمی صفت مومن قرار دیتا ہے۔ مؤخر الذکر مریمی صفت مومنوں کی اسی دنیا میں ترقی کا درجہ یہ بتایا ہے۔ کہ جس طرح اصل مریم میں ہم نے اصل عیسیٰ کی روح پھونکی تھی۔ اسی طرح اس مجازی مریم (یعنی مومن مرد) میں مجازی عیسیٰ کی استعارہ کے رنگ میں روح پھونکیں گے اور جس طرح اس حقیقی عیسےٰ کی روح سے حضرت مریم رضی اللہ عنہا حقیقی حمل سے گزرتے ہوئے حقیقی "ابن مریم" کی تولید کا باعث ہوئیں۔ اسی طرح مجازی طور پر استعارہ کے رنگ میں یہ "مجازی مریم" (مومن مرد) بھی مجازی اور معنوی حمل سے گزرتے ہوئے مجازی اور معنوی طور پر ایک "ابن مریم" کے معرض وجود میں آنے کا باعث ہوگا۔ جو حقیقی "ابن مریم" نہیں۔ بلکہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں "ابن مریم" ہوگا۔ اور اس وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مندرجہ بالا حدیث کے مطابق اپنی پہلی "مریمی حالت" میں بھی اور اپنی دوسری "ابن مریم" کی حالت میں بھی مس شیطان سے پاک ہوگا۔ گویا ایک مریمی صفت کا مومن ترقی کرتے کرتے "ابن مریم" کی صفت میں آ سکتا ہے۔ جس طرح مریم صدیقہ کا احصان ترقی کرتے کرتے "ابن مریم" کی صورت میں ظاہر ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی نقطۂ معرفت کو کشتی نوح صفحہ ۴۷ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۳۹ پر بایں الفاظ بیان فرمایا ہے

دستے زادادہ بہ پیراں نرمی	مسے بودم بر نگ مریمی
روح عیسےٰ اندراں مریم دمید	بعد ازاں آں قادر و رب مجید
زانکہ مریم بود اول گام من	زیں سبب شد ابن مریم نام من

مگر نادان مولویوں اور عیسائیوں نے اپنی ناسمجھی کیوجہ سے استہزا اور تمسخر سے کام لیا۔ اور اعتراض کیا۔ کہ دیکھو ایک مرد کو کسطرح حمل ہو گیا اور درد زہ ہوئی۔ حیض آیا۔ اور خود ہی "ابن مریم" بن گیا۔ وغیرہ مگر جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ یہ سب اصطلاحات استعارہ کے طور پر ہیں۔ اور ان میں کوئی بھی اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں۔ جس طرح قرآن مجید کی محولہ بالا آیات میں مومن مردوں کو فرعون کی بیوی اور مریم قرار دیا گیا ہے۔ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ تمام مومن مرد۔ مریم اور آسیہ کی طرح عورتیں بن جاتے ہیں یا تمام کافر نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویوں کی طرح حقیقی طور پر عورتیں بنجاتے ہیں پس جسطرح مومنوں اور کافروں کو چار عورتیں قرار دینا استعارہ اور مجاز کے رنگ میں ہے۔ اسی طرح تمام لوازمات بھی استعارہ اور مجاز کے رنگ میں ہوں گے۔ نہ کہ حقیقی معنوں پر محمول! اور مزید برآں یہ کہ صوفیائے کرام اور علماء امت نے بھی ان اصطلاحات کو اپنی کتب میں درج فرمایا ہے۔ اور استعارہ اور مجاز کے رنگ میں مردوں کے متعلق حیض وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

(۱) "لما ان للنساء محیضاً فی الظاهر وهو موجب نقصان ایمانهن لمنعهن عن الصلوٰة والصوم فکذالک للرجال محیض فی الباطن"

(روح البیان جلد ا صفحہ ۲۳۶)

کہ جسطرح عورتوں کو حیض آتا ہے۔ اور ان کے نماز اور روزہ میں محروم رہنے کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح مردوں کو بھی باطن میں حیض آتا ہے۔

(۲) تذکرۃ الاولیاء میں حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت ابوبکر واسطی کے ذکر میں فرماتے ہیں :-

"جیسے عورتوں کو حیض آتا ہے۔ اسی طرح ارادت کے رستہ میں مریدوں کو حیض آتا ہے۔ اور مرید کے رستہ میں جو حیض آتا ہے۔ تو وہ گفتار کے رستے آتا ہے۔" (تذکرۃ الاولیاء ص۵۰۷)

شرح التعرف ص۵۲ پر حضرت سہل رحمہ کا قول درج ہے :-

"الخوف ذکر والرجاء انثیٰ معناه منهما یتولد حقائق الایمان" کہ "خوف" نر ہے۔ اور "رجاء" مادہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نر اور مادہ کے ملنے سے حقائق ایمان پیدا ہوتے ہیں۔

بعض عیسائی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے ایسی اصطلاحات پر حد درجہ بدزبانی سے تمسخر کیا کرتے ہیں۔ لہذا ہم انجیل کے بعض حوالے لکھتے ہیں :-

(۱) پولوس رسول عیسائیوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہے :-

"کاش کہ تم میری تھوڑی سی بیوقوفی کی برداشت کر سکتے۔ ہاں تم میری برداشت کرتے تو ہو۔ مجھے تمہاری بابت خدا کی سی غیرت ہے کیونکہ میں نے ایک ہی شوہر کے ساتھ تمہاری نسبت کی ہے تاکہ تم کو پاکدامن کنواری کی مانند مسیح کے پاس حاضر کروں" (۲ کرنتھیوں ۱۱)

(گویا تمام عیسائی یسوع کی بیویاں ہیں)

(۲) "میں تجھے دلہن یعنی برّے کی بیوی دکھاؤں" (مکاشفہ ۲۱/۱۰)

اور اس کے آگے یسوع کے بارہ حواریوں کا ذکر ہے۔ گویا ان کو یسوع کی بیویاں قرار دیا ہے۔

(۳) "پھر خواہش حاملہ ہو کر گناہ کو جنتی ہے" (یعقوب ۱/۱۵)

(۴) پطرس رسول عیسائیوں سے کہتا ہے :-

"دل و جان سے آپس میں محبت رکھو۔ کیونکہ تم فانی تخم سے نہیں۔ بلکہ غیر فانی سے خدا کے کلام کے وسیلے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو۔" (۱ پطرس ۱/۲۳)

(۵) "کیونکہ ہم کو معلوم ہے۔ کہ ساری مخلوقات مل کر اب تک کراہتی اور دردِ زہ میں پڑی تڑپتی ہے۔ اور نہ فقط وہی بلکہ ہم بھی جنہیں روح کے پہلے پھل ملے ہیں۔ آپ اپنے باطن میں کراہتے ہیں" (رومیوں باب ۸ آیت ۲۲ و ۲۳)

(۶) پولوس رسول کہتا ہے۔

"اے میرے بچو! تمہاری طرف سے مجھے پھر جننے کے سے درد لگے ہیں"

مندرجہ بالا انجیلی حوالجات نہایت صفائی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارات کی تشریح کرتے ہیں۔ اور ان کے مطالعہ کے بعد کوئی منصف مزاج انسان اس بات کو تسلیم کئے

آئمہ سابقین اور حضرت مسیح موعودؑ میں ایک امتیاز

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حسب وعدۂ الٰہی اس امت میں تجدید دین کی غرض سے بیسیوں امام اور مجدد وقتاً فوقتاً مبعوث ہوتے رہے۔ لیکن مسیح موعود کے مقام اور درجے کو کوئی نہیں پہنچا۔ اور پہنچ ہی کیونکر سکتا تھا۔ جبکہ یہ امر مسلم ہے۔ کہ مسیح موعود اس امت کا آخری خلیفہ اور آخری امام ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ولایت کا درجہ اصول ارتقار کے ماتحت صدی بہ صدی بلند ہوتا چلا گیا۔ چنانچہ چوتھی صدی میں جو اولیاء اور مجددین اور علماء ربانی امت میں موجود تھے۔ ان کا درجۂ ولایت ابتدائی تین صدیوں کے علماء اور اولیائے سے ازروئے کشف وکرامات وعرفان الٰہی بڑھا ہوا تھا۔ اسی طرح تاریخ کے اوراق شہادت دیتے ہیں۔ کہ ساتویں صدی کے اولیاء اور مجددین پچھلے تمام اولیاء و مجددین سے بڑھے ہوئے تھے۔ اسی صدی میں حضرت سید عبدالقادر جیلانی۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی۔ حضرت محی الدین ابن عربی۔ حضرت ابن تیمیہ حنبلی۔ حضرت حافظ ابن القیم جوزی وغیرھم۔ من العلماء والمجددین والمحدثین ایسے نامی گرامی وعالی مرتبت اور اقلیم روحانیت کے بادشاہ گزرے ہیں۔ کہ ہمیشہ اسلام ان کے ناموں اور ان کے کاموں پر فخر کرتا رہیگا۔

اس کے بعد گیارھویں صدی آئی۔ اور اس میں ایک عظیم الشان مجدد اور امام وقت کا ظہور اسی ہندوستان میں ہوا۔ انہوں نے اس قدر زور شور سے مجدد اور امام ہونے کا دعویٰ کیا۔ کہ اپنے تئیں تمام سابقہ مجددین سے برتر اور اعلیٰ قرار دیا۔ اپنے درجے کو ہر مجدد صدی سے دہ چند سوا بتایا۔ اور اس پر دلیل یہ دی۔ کہ میں الف ہزار سال کا مجدد ہوں۔ اور الف ثانی کے آغاز میں مبعوث ہوا ہوں۔ مجھ سے پہلے جتنے مجدد تھے۔ وہ صدی کے مجدد تھے۔ اس لئے مجھے ان پر اتنی ہی فضیلت ہے۔ جتنی کہ سو کو دس پر ہوتی ہے۔ یہ مجدد صاحب شیخ احمد سرہندی کے نام سے اسلامی دنیا میں مشہور ہیں۔ ان کا زمانہ گیارھویں صدی سے تیرھویں صدی ہجری کے اختتام تک ممتد رہا۔ حتیٰ کہ چودھویں صدی کے سر پر یعنی ۱۸۸۲ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی چودھویں صدی ہجری کے مجدد اور آدم نعمی اللہ کے زمانہ سے شمار کر کے الف ہفتم کے امام کا ظہور ہوا۔ انہیں خدا تعالےٰ نے مسیح موعود اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کا مقام اور منصب بخشا۔ اور ان کا زمانہ الف ہفتم کے اختتام تک لمبا کر دیا۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو۔ کہ قیامت تک ان کا زمانہ ممتد کر دیا۔ اور درجے کے لحاظ سے ان کو ایک امتیازی حیثیت بخشی۔ جو کہ پہلے کسی بڑے سے بڑے مجدد اور امام کو نہ بخشی گئی تھی۔ یعنے انہیں مقام نبوت پر سرفراز فرمایا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

مذکورہ بالا بیان سے ہر ذی زیرک اور تاریخ دان مسلمان سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یعنے چودھویں صدی کے امام پر جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ کیوں انہوں نے مقام نبوت پر پہنچنے کا دعویٰ کیا۔ وہ کس قدر کم فہم ہیں۔ جبکہ تاریخ سے یہ بات ثابت شدہ ہے۔ کہ امت محمدیہ کو اصول ارتقاء ([illegible]) کے ماتحت ترقی پر ترقی ملتی رہی تو پھر چودھویں صدی کا مجدد جو سب سے آخر میں آیا۔ وہ اپنے پیشرووں سے اعلےٰ اور افضل کیوں نہ ہوتا۔ اور افضیلت اسے تبھی حاصل ہو سکتی تھی۔ کہ وہ اس درجے اور انعام کو حاصل کرتا جو آج تک امت محمدیہ کے کسی سابقہ مجدد یا امام کو نہ ملا تھا۔ یعنے مقام نبوت :

یاد رہے۔ کہ نبوت سے مراد یہ نہیں۔ کہ نبوت کے مقام پر پہنچنے والا شخص کوئی احکام شرعیہ کی کتاب لے کر آئے۔ کیونکہ ایسی نبوت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسدود ہے۔ اور نہ یہ مراد ہے۔ کہ کوئی شخص اپنی سعی یا کوشش سے بغیر توسط تعلیم قرآنی نبی بن جائے۔ کیونکہ ایسی نبوت بھی جو کہ ایک مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ اب کسی کو مل نہیں سکتی۔ بلکہ صرف یہ مراد ہے۔ کہ اسلام کے اندر مقام نبوت پر پہنچنے والے شخص کو مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے جس میں اخبار غیبیہ بکثرت ہوں۔ حصۂ وافر دیا جاتا ہے۔ اور نبوت کے لغوی معنے بھی غیب کی خبریں دینا ہے :

چونکہ یہ درجہ بجز انبیاء کے آج تک کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی درجہ پر فائز تھے۔ جیسا کہ آپ کے الہامات اور وحیوں اور نشانات سے ثابت ہے۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ آپ کو نبی سمجھا جائے۔

خاکسار

نعمت اللہ خان گوہر بی۔ اے۔ قادیان

نظارتوں کے اعلانات

تبلیغی رپورٹ بابت ماہ جولائی ۱۹۳۲ء

صوبہ پنجاب

علاقہ امرتسر میں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے ایک مناظرہ کیا۔ ۱۳ لیکچر دیئے۔ ۱۳ مقامات کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ ۱۴ معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ایک جماعت میں درس قرآن مجید شروع کرایا۔ باغبانپورہ میں رفع تنازعات کا کام سرانجام دیا۔ ان کے ذریعہ تین افراد داخل سلسلہ ہوئے۔

علاقہ بیٹ:۔ مولوی محمد صالح صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں چھ مناظرے کئے۔ ۲۰ لیکچر دیئے۔ ۱۲۴ اشخاص سے ملاقاتیں کر کے ان کو تبلیغ کی۔ ۴۲ مقامات کا دورہ کیا۔ چار جماعتوں میں قرآن شریف کا درس شروع کرایا۔ راؤ وال جاگو وال۔ بھینی میاں خاں۔ پیر دیچی۔ کوٹ خان محمد بھینی لسوال کوٹلہ وغیرہ مقامات میں تبلیغ کی گئی۔

علاقہ راولپنڈی:۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے ۲ مناظرے کئے۔ مضمون وفات وحیات مسیح تھا۔ ۱۲ لیکچر دیئے اور ۲۲ اصحاب سے ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ سات مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ راولپنڈی میں انصار اللہ کے وفود مقرر کئے گئے۔

علاقہ انبالہ:۔ مولوی محمد حسین صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں تین مناظرے کئے۔ ۹ لیکچر دیئے۔ سات نئے انصار اللہ بنائے۔ اور ۱۶۵ اشخاص سے ملاقات کر کے ان کو تبلیغ کی۔ ۱۳ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ایک جماعت میں قرآن شریف کا درس جاری کرایا۔

رو پڑ میں چوہدری عبد اللہ خان صاحب کی سعی سے ایک نئی انجمن احمدیہ قائم ہوگئی۔ اس جگہ ۱۴ افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

علاقہ جالندھر:۔ مہاشہ محمد عمر صاحب نے ۲ مناظرے کئے پانچ لیکچر دیئے۔ ۲۵ ملاقاتیں کیں۔ چھ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا انجمن احمدیہ جالندھر شہر کا جلسہ مخالفین کی مخالفت کے باوجود نہایت کامیابی سے ہوا۔

علاقہ ملتان:۔ مولوی عبد الاحد صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۸ لیکچر دیئے۔ ۱۲ انصار اللہ بنائے۔ ساٹھ ملاقاتیں کیں۔ چھ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ مظفر گڑھ اور علی پور خاص طور پر زیر تبلیغ رہے۔ ایک صاحب داخل سلسلہ ہوئے

علاقہ دہلی:۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف مضامین پر تیرہ لیکچر دیئے۔ چھ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۰۲ اصحاب سے ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ ۳ اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔

علاقہ لائل پور:۔ مولوی احمد خان صاحب نے ۹ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق ۹ لیکچر دیئے۔ ۵۰ معززین کے مکانوں پر جا کر بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۴ افراد داخل سلسلہ ہوئے۔

علاقہ سیالکوٹ:۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ان ایام میں اپنے علاقہ میں سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے متعلق متعدد لیکچر دیئے۔ دھنی دیو۔ دہرم کوٹ رندھاوا۔ ڈیرہ بابا نانک۔ گلہ مہاراں کے جلسوں میں لیکچر دیئے۔ جماعت گھٹیالیاں کی تربیت میں کچھ عرصہ مصروف رہے۔ ۴۔ افراد داخل سلسلہ ہوئے۔

متفرق:۔ گیانی واحد حسین صاحب نے ۶ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونے پر ۶ لیکچر دیئے۔ ۱۳ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ بنگہ۔ جالندھر۔ ڈیرہ بابا نانک۔ دہرم کوٹ رندھاوا۔ کے جلسوں میں شرکت کی۔

صوبہ سرحد

بنوں:۔ مولوی چراغ دین صاحب نے سات لیکچر دیئے۔ ۲۴ اصحاب سے انفرادی طور پر ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ ۹ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ دو جگہوں پر درس شروع کرایا۔ ایک صاحب سلسلہ میں داخل ہوئے۔

بالاکوٹ:۔ حکیم عبد الواحد صاحب نے دو مناظرے کئے ۵ لیکچر دیئے۔ ۷۰ اصحاب سے ملاقات کی۔ ۵ مقامات کا دورہ کیا اور ایک جگہ درس قرآن مجید شروع کرایا۔

ٹوپی ضلع پشاور:۔ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے ۱۳۷ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی ۴ لیکچر دیئے۔ ۱۶ مریضوں کا علاج کیا۔ غیر مبائعین کو ۹ دفعہ تبلیغ کی۔ ۲۲۱ خطوط لکھے ۱۶۱ میل سفر کیا۔ ۱۱ دفعہ بذریعہ دعوت تبلیغ کی۔

صوبہ بنگال

کلکتہ:۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے غیر احمدیوں سے ایک مناظرہ کیا ۱۳ لیکچر دیئے۔ ۱۴ انصار اللہ بنائے۔ ۵۸ اصحاب سے ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ ۱۷ مقامات کا دورہ کیا اور ایک جگہ درس قرآن مجید جاری کرایا۔ کشمیر فنڈ کے لئے دورہ کیا۔ تین جولائی کو بھاگلپور میں عظیم الشان جلسہ کیا۔ لاٹھی اور تلوار چلانے کا کام بھاگلپور میں نوجوانوں کو سکھانے کا انتظام کیا

مغربی بنگال۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے ایک مناظرہ کیا۔ ۹ لیکچر دیئے۔ ۲۹ ملاقاتیں کیں۔ ۱۵ مقامات کا دورہ کیا چھ جگہوں پر درس قرآن مجید جاری کرایا۔ ایک صاحب داخل سلسلہ ہوئے۔

صوبہ یو۔ پی

شاہجہانپور۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے ۱۲ مناظرے کئے۔ ۱۳ لیکچر دیئے۔ مختلف مضامین پر دوستوں کو نوٹ لکھائے۔ ۱۰۳ اصحاب سے ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ ۲ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ایک جگہ درس جاری کرایا۔ ۱۱۲ اصحاب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

فرخ آباد۔ مولوی جلال الدین صاحب نے ایک مناظرہ کیا۔ ایک لیکچر دیا۔ ایک انصار اللہ بنایا۔ ۱۲۷ اصحاب سے ملاقات کی اور ۲۳ مقامات کا دورہ کیا۔ تین مقامات پر درس قرآن شروع کرایا۔ ایک صاحب داخل سلسلہ ہوئے۔

سانگدھن۔ حکیم عبد الحی صاحب عارف نے گیارہ لیکچر دیئے ایک مقامی جھگڑے کا تصفیہ کرایا۔

حیدر آباد دکن

مبلغ اسلام نے ۵ لیکچر دیئے۔ ۸ ملاقاتیں کیں۔ ۲ مقامات کا دورہ کیا۔ ایک مقام پر قرآن مجید کا درس جاری کرایا۔ ایک صاحب داخل سلسلہ ہوئے۔ دو ٹریکٹ شائع کئے گئے۔

کشمیر

مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر قید سے رہائی پا چکے ہیں۔ ان کی صحت خراب ہو گئی ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صوبہ سندھ

صوبہ سندھ کو ۸ حصوں میں تقسیم کر کے ۸ نائب مہتممان تبلیغ ضلع وار مقرر کئے گئے ہیں۔ اور ان کو تبلیغی کام کو ترقی دینے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔

سیلون

مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ احمدیہ کولمبو میں مقیم ہیں۔ اور جماعت کی تربیت میں مصروف ہیں۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریریں کرتے رہتے ہیں نیگومبو کی احمدیہ مسجد ۳/۴ حصہ تک مکمل ہو چکی ہے۔ ایک ٹریکٹ شائع کیا گیا۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

تقرر امیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ لاہور کے لئے یکم ستمبر ۱۹۳۲ء سے آخر اپریل ۱۹۳۵ء تک قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کو امیر مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ

وظائف کے متعلق اعلان

نظارت تعلیم و تربیت کے وظائف کی تقسیم کے لئے وقت معین ہونا ضروری ہے۔ اس لئے نظارت ہذا نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے۔ کہ وظائف کی تمام درخواستیں عام طور پر ہر سال ماہ مئی میں نظارت کو پہنچ جانی چاہئیں۔ اور وہ بھی مقررہ فارم پر۔ اس کا کئی مرتبہ اعلان بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن بعض احباب اس قسم کی درخواستیں بعد از وقت نظارت ہذا میں بھیجتے یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور خطوط لکھتے رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ درخواستیں ادہر ادہر پھرتی رہتی ہیں۔ نہ وقت پر پیش ہو سکتی ہیں۔ نہ جواب دیا جا سکتا ہے۔ اس سے درخواست دینے والوں کو شکایت پیدا ہوتی ہے۔

اب پھر یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وظائف کی تمام درخواستیں ماہ مئی میں نظارت ہذا کو پہنچ جانی چاہئیں۔ تا ان پر غور ہو کر وقت پر فیصلہ کیا جا سکے۔ ہر درخواست مقررہ فارم پر ہونی چاہئیے۔ اور فارم مئی کے ماہ میں آجانا چاہئیے۔ جو درخواستیں بعد میں آئینگی۔ ان پر غور نہیں ہو سکے گا۔ چونکہ درخواستیں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ اور ہر ایک کو جواب دینا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے صرف ان احباب کو ہی عام طور پر اطلاع دی جاتی ہے۔ جن کا وظیفہ مقرر ہو جاتا ہے۔ جن کو کوئی جواب نہ پہنچے۔ وہ یہ سمجھ لیں کہ ان کی درخواست منظور نہیں ہو سکی۔ اگر کسی وجہ سے شبہ ہو تو خط لکھ کر دریافت کر لیا کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

مرکزی چندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

"کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کام کر کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے۔ بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ کیونکہ اس طرح نظام بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جاویگا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت نقصان پہونچیگا۔"

"پس اخبارات کے ذریعہ سے اعلان کر دیا جاوے۔ کہ کسی جماعت کو مرکزی چندہ جمع کرنے کی خواہ بامید منظوری کیوں نہ ہو۔ اجازت نہیں ہے۔ اور اگر کوئی انجمن ایسا کریگی۔ تو اس کے عہدہ داران کو الگ کیا جائیگا اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہیں کیا جائیگا۔"

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ صاف اور صریح اعلان تمام جماعتوں کے عہدہ داران کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ وہ نوٹ کر لیں۔ کہ اگر آئندہ کسی جماعت نے حضور کے اس اعلان کے خلاف عمل کیا۔ تو اس کا معاملہ حضرت اقدس کے حضور پیش کر دیا جائیگا۔

اس ضمن میں یہ اعلان کیا جانا ضروری ہے۔ کہ جن جماعتوں کے لئے مرکزی چندہ میں سے کچھ فیصدی گرانٹ دی جانی منظور ہو چکی ہے۔ مثلاً صوبہ سرحد۔ صوبہ بنگال۔ جماعت لاہور۔ جماعت شملہ وغیرہ ان جماعتوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ گرانٹ کا روپیہ خود بخود وضع نہ کائیں۔ بلکہ سارے کا سارا روپیہ جس قدر کہ انہوں نے مرکزی چندہ ماہوار وصول کیا ہو۔ وہ باقاعدہ ماہوار مرکز میں براہ راست حسب معمول ارسال فرمائیں اسی طرح اپنی گرانٹ یا اور کسی قسم کا روپیہ نہ تو کسی شخص کے ذریعہ ارسال فرمائیں۔ اور نہ ہی بغیر ناظر بیت المال کی منظوری کے کسی کو روپیہ ادا کریں۔ خواہ وہ مرکز کا محصل یا مبلغ یا اور کوئی کارکن ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے ماتحت کسی عہدہ دار کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ خود بخود کوئی روپیہ بغیر منظوری کے کسی کے حوالہ کرے۔

جن جماعتوں کی گرانٹ منظور ہو چکی ہے۔ ان کی رقم گرانٹ باقاعدہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے برآمد کر کے اس طریق سے بھیجی جاویگی۔ جس سے زاید بوجھ اخراجات کا برداشت نہ کرنا پڑے۔ پس حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ اعلان برائے اطلاع جماعت شائع کیا جاتا ہے۔ اس کی تعمیل ضروری ہے اور آئندہ اس کی خلاف ورزی پر مناسب نوٹس لیا جائیگا۔

ناظر بیت المال قادیان

احمدیہ کور کے متعلق اعلان

احمدیہ کور کے متعلق بیرونی جماعتوں کو پوری کوشش سے کام کرنا چاہئیے۔ مندرجہ ذیل جماعتوں نے ابھی تک اپنے کام کی کوئی رپورٹ نہیں دی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ فیروزپور۔ چونڈہ۔ جڑانوالہ۔ اس کے علاوہ بعض اور جماعتوں نے بھی بہت کم توجہ کی ہے۔ انکو بھی جلد توجہ کرنی چاہئیے۔ اور فہرستیں تیار کر کے مجھے جلدی رپورٹ دیں۔

(ناظم احمدیہ کور۔ قادیان)

سکرٹری صاحب مجلس مقبرہ بہشتی کے ضروری اعلانات

۱۔ میں قبل ازیں بذریعہ اخبار الفضل تمام جماعت ہائے احمدیہ کو توجہ دلا چکا ہوں کہ بوقت انتخاب کارکنان جماعت سکرٹری وصایا کا انتخاب ضرور کیا جایا کرے مگر کوئی توجہ نہیں ہوتی یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ کئی لاکھ کی جماعت میں موصیوں کی تعداد صرف ۳۷۰۰ کے قریب ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کو تکمیل ایمان کا ذریعہ بتایا ہے۔ اور فرمایا ہے "کہ جو وصیت نہیں کرتا مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس میں نفاق کی رگ ہو"! ایسے ضروری واضح احکام کی موجودگی میں جماعتوں کی طرف سے عدم توجہی سخت افسوسناک ہے۔ امید ہے کہ تمام جماعتیں جنہوں نے اس وقت تک سکرٹری وصایا کا انتخاب نہیں کیا۔ فوراً انتخاب کر کے دفتر ہذا کو اطلاع دینگی۔ تاکہ منظوری کا اخبار میں اعلان کر دیا جائے۔

۲۔ انسپکٹران وصایا کی خدمت میں بذریعہ اعلان التماس ہے کہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ ہفتہ وار بھجوا کر ممنون فرمایا کریں تاکہ اس کا ذکر ہفتہ واری رپورٹ میں جو محکمہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت بابرکت میں پیش کی جاتی ہے۔ کر کے دعا کیلئے عرض کی جایا کرے۔

۳۔ بروئے قواعد موصی کی وفات پر اس کے ورثاء کو سرٹیفکیٹ منظوری وصیت کارروائی ضابطہ کرنے کے لئے دفتر میں پیش کرنا ضروری ہے۔ مگر دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ بعض دوست نعش تو لے آتے ہیں۔ مگر وصیت کے متعلق کوئی کاغذ ساتھ نہیں لاتے یا گم شدہ بتاتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا تمام موصیوں کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں۔ کہ جس موصی کا سرٹیفکیٹ گم ہو گیا ہو۔ انہیں فوراً دفتر میں درخواست بھیجکر مثنیٰ سرٹیفکیٹ یا دائمگی اجرت ۸/ حاصل کر لینا چاہئیے ورنہ وفات پر جو دقت پیش ہو گی۔ اسکی ذمہ داری انکی اپنی ذات پر ہو گی۔ دفتر بغیر سرٹیفکیٹ پیش کرنے کے کوئی کارروائی نہیں کریگا۔

۴۔ میں قبل ازیں ہر جماعت کے سکرٹری کے پتہ پر ایک عدد رسالہ الوصیت و دو فارم وصیت ایک چٹھی جس میں عرض کیا تھا کہ ہر جماعت سے کم از کم دو دو وصیتیں بھجوانے کا انتظام کیا جائے بھجوا چکا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کم و بیش ۵۰۰ جماعتیں ہیں۔ اگر فی جماعت دو جدید موصی بھی پیدا کئے جاتے۔ تو نہایت ہی قلیل عرصہ میں موصیوں کی تعداد میں ایک ہزار کا اضافہ ہو سکتا تھا

سلسلہ احمدیہ کے پریس کو مضبوط کیجئے

الفضل

میں اس عرضداشت کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امراء پریذیڈنٹ اور سکرٹریان شعبہ ہائے مختلفہ خصوصاً سکرٹریان دعوت و تبلیغ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ سلسلہ احمدیہ کے واحد آرگن الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے خاص جدوجہد فرمائیں نہایت افسوس اور تعجب کی بات ہے۔ کہ گزشتہ مہینے میں خریدار کم ہوگئے ہیں۔ حالانکہ آج کل اس بات کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔ کہ صحیح افکار و آراء کی اشاعت ہو جس کا واحد ذریعہ الفضل ہے۔ دنیا ایک کشمکش کی حالت میں ہے۔ اور واقعات و حوادث کے تہاجم میں کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ اس لئے نہایت سخت ضرورت ہے۔ کہ ہم الفضل جو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ برحق ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہدایت ناموں کا آئینہ ہے۔ ہر سوسائٹی ہر گھر ہر لائبریری ہر انجمن میں پہنچادیں۔ اس میں آپ سے کسی مالی قربانی کا خصوصیت سے مطالبہ نہیں۔ بلکہ آپ سے یہ چاہا جاتا ہے کہ اپنا کچھ وقت خرچ کرکے اپنے احباء و اقرباء اور اپنے حلقہ اثر میں یہ تحریک کریں۔ کہ وہ کم از کم تین ماہ کے لئے ہی الفضل کے خریدار بن جائیں۔ اس کے بعد الفضل اپنی سفارش خود آپ کرلے گا۔ الفضل کو نہایت محنت سے مرتب کیا جاتا ہے۔ اس میں قوم کی صحیح راہنمائی ہوتی ہے۔ واقعات حالیہ پر آراء صحیحہ کا سلسلہ ہے۔ اسلام کے فضائل پر التزاماً مضامین ہوتے ہیں اسلامی تمدن اسلامی کیریکٹر کی برتری ثابت کی جاتی ہے۔ غیر مذاہب کے اعتراضات کے جواب دیئے جاتے ہیں کشمیر کے متعلق مضامین ہوتے ہیں غرض ہر امر حق کی تائید اور باطل کی تردید کی جاتی ہے اس کے علاوہ حضرت امام ہمام کے خطبات جمعہ و تقاریر من و عن ناظرین کو پہنچائے جاتے ہیں۔ آپ کے قائم کردہ نظام کی نظارتوں کے اعلانات و ہدایات درج ہوتی ہیں۔ غرض ایک اخبار میں جو کچھ ہونا چاہیئے۔ وہ سب ایسا ہوتا ہے۔ ہفتہ میں تین بار یعنی ہر دوسرے دن شایع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ دس روپے چھ ماہ پانچ روپے ۳ ماہ کے لئے ۲ روپے ۸ آنے۔ چندہ بہر حال پیشگی لیا جائیگا۔ جس کی ادائگی بذریعہ منی آرڈر ہو۔ تو ڈاک کی کفایت ہوگی۔ نمونہ مفت

مصباح

اسی سلسلہ میں یہ عرض بھی کردوں۔ کہ خواتین کے لئے مصباح اخبار ہے۔ جو ہر مہینے میں دوبار شایع ہوتا ہے۔ اور جس میں ہر قسم کے دینی دنیوی مضامین ہوتے ہیں۔ پس آپ اپنے گھروں میں یہ اخبار ضرور جاری کرائیں۔ چندہ سالانہ بھی معمولی ہے۔ یعنی صرف دو روپے ۴ نمونہ مفت

ریویو آف ریلیجنز اردو

اس رسالہ کے لئے کوئی خاص اپیل کرنے کی ضرورت اس لئے نہ تھی۔ کہ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خواہش معلوم ہے کہ اس کے خریدار کم از کم دس ہزار ہونے چاہئیں۔ اس رسالہ میں انگریزی رسالہ ریویو کے مضامین کا ترجمہ شایع ہوتا ہے۔ اور علمی و ٹھوس مضامین شایع کئے جاتے ہیں۔ جن میں اسلام و احمدیت کی تائید اور مذاہب باطلہ کی تردید ہوتی ہے۔ آپ نمونہ مفت منگوا کر دیکھ سکتے ہیں۔ صرف تین روپے سالانہ چندہ ہے۔ احباب جماعت سے کئی بار عرض ہوچکا ہے۔ کہ اس رسالہ کے خریدار اتنے کم ہو رہے ہیں۔ جو اپنے اخراجات طبع بھی ادا نہیں کرسکتا۔ اس لئے ہر انجمن احمدیہ ہر جماعت احمدیہ۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی اشاعت میں حصہ لے۔ اگر اب تک خریدار نہیں۔ تو اب ہوجائے۔ چار آنے ماہوار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل میں خرچ کرنا کوئی بار نہیں۔ بلکہ عین موجب حصول سعادت دارین ہے اگر احباب نے میری اس عام گزارش کی طرف توجہ نہ کی۔ تو میں نام بنام اپیل کروں گا۔ اور ہر ایک کو اس سوال کا جواب دینا ہوگا کہ وہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو جاری رکھنا چاہتا ہے یا نہیں؟

مہتمم طبع و اشاعت قادیان

شیخ بشیر احمد صاحب کی اپیل مقدمہ قتل شوپیاں میں بحث

اخبارات میں شایع ہوچکا ہے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے قابل وکیل شیخ بشیر احمد صاحب قتل شوپیاں کے مقدمہ میں جو عدالت عالیہ میں دائر تھا۔ بحث کرنے کے لئے سری نگر پہنچ چکے ہیں۔ ۵ راگست کو وکیل صاحب موصوف کی زبردست بحث اور دلائل کو سنکر اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ایک ملزم غلام سعید نامی کو عدالت نے بری قرار دیا ہے۔ اور باقیوں کی سزا بحال رکھی۔ اب ملزموں کے قابل وکیل نے مقدمہ کی نگرانی کی درخواست ہائیکورٹ میں پیش کردی ہے۔ جملہ مسلمانوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ ملزمین کی بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (نامہ نگار)

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

بنڈہ پور میں

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ جماعت احمدیہ قادیان بحیثیت نمائندہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی علاقہ۔ لار، وردوس۔ تیل گریز کا دورہ کرتے ہوئے ۹ راگست کو براستہ تراگبل بوقت ظہر تشریف لائے۔ ناظرین اخبار سے مخفی نہیں۔ کہ قصبہ بنڈہ پور میں مدت سے مسجد کی زمین کا تنازعہ چلا آتا ہے۔ مسجد کی ملحقہ زمین مقامی حکام نے پنڈت دامودر بٹ کو فروخت کردی ہے۔ جہاں پنڈت صاحب نے اس طرز سے دو کانیں بنائی ہیں۔ کہ اس سے مسجد کی زمین پر ناجائز تصرف ہوا ہے۔ مسلمانان بنڈہ پور نے درخواستوں کے علاوہ اخبارات کے ذریعہ بھی حکام بالا کو متوجہ کیا۔ مگر آج تک اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اگرچہ پنڈت صاحب نے متنازعہ رقبہ پر تعمیر دوکانات کا کام مسلمانوں کے احتجاج کی وجہ سے ملتوی کردیا تھا۔ لیکن حکام کی خاموشی کے باعث پنڈت صاحب نے مسلمانوں کو کمزور خیال کرکے از سر نو خوابیدہ فتنہ مسجد کے رقبہ پر چھت ڈال کر جگا دیا۔ واضح رہے مسجد کا رقبہ ان دو دوکانوں کے درمیان واقع ہے۔

پبلک میں پنڈت صاحب کی اس حرکت سے سخت ہیجان پیدا ہوگیا۔ خوش قسمتی سے ان دنوں سید صاحب یہاں تشریف لائے۔ اور انہوں نے مسلمانوں کو صابر رہنے کی تلقین کی۔ اور شاہ صاحب کے مشورہ سے خواجہ سعد اللہ صاحب جج نے دوبارہ پنڈت صاحب کو چھت اٹھا لینے کو کہا۔ سنا ہے۔ کہ پنڈت صاحب نے چھت اٹھا لینے کا اقرار کیا ہے۔ اگر خدانخواستہ پہلے کی طرح ہی اب بھی وعدہ خلافی کی گئی۔ تو نتائج کی ذمہ واری پنڈت صاحب پر عائد ہوگی۔

افسوس ہے۔ کہ جناب شاہ صاحب کو قادیان اور سری نگر کے متعدد تار پہنچے۔ جس کے باعث زیادہ دیر نہ ٹھہر سکے۔ اور بعد نماز جمعہ بطرف سری نگر روانہ ہوگئے۔ جناب شاہ صاحب کے ہمراہ مسٹر غلام قادر صاحب سیکنڈ ڈکٹیٹر کو جناب شیر کشمیر نے امداد دینے کے لئے بھیجا تھا۔ ہم باشندگان بنڈہ پور جناب پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ حضور ممدوح اور ان کے مخلص دانشمند کارکن جو کوشش ہماری گری ہوئی حالت کو سنوارنے کے لئے کررہے ہیں۔ اس کے شکریہ سے عہدہ برآ ہونا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔ چونکہ ہم مظلوم مسلمانان بنڈہ پور کی اور بھی بہت سی شکایات ہیں۔ جو عدم فرصت کی وجہ شاہ صاحب نہ سن سکے اس لئے ہم بے کس و بے زبان باشندگان بنڈہ پور جناب پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں بصد آداب التجا کرتے ہیں کہ

166

اعلان متعلق مربعہ جات سندھ

میں ۱۰ تاریخ تک سندھ پہنچ جاؤنگا۔ اس لئے آیندہ جو صاحب میرے ساتھ خط وکتابت کرنا چاہیں وہ معرفت پوسٹماسٹر صاحب میرپور خاص سندھ کریں۔ ایک صاحب کی تحریک پر بجائے ۱۰ فیصدی کمیشن کے تمام ان احباب سے جو میرے ذریعہ نقد اراضی خرید کریں گے ایکصد روپیہ فی مربعہ (۲۵ ایکڑ) لیا جائیگا۔ یہ دسواں حصہ اس قیمت کا ہے جو کم از کم ایک مربعہ کی ہو سکتی ہے میرے پاس کئی ایک مربعوں کی درخواستیں پہنچ چکی ہیں۔ دیگر احباب جو اس خرید میں حصہ لینا چاہیں وہ بھی جلدی اپنی درخواستیں ارسال کر دیں۔ تاکہ تمام احباب کے لئے یکجائی رقبہ خریدا جا سکے۔ جس قدر رقبہ زیادہ خریدا جائیگا اسی قدر ارزاں بھی ہوگا۔ احباب کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ سندھ میں اراضیات کی قیمت دن بدن چڑھ رہی ہے جو لوگ اس وقت فائدہ اٹھائیں گے وہ بہت فائدہ میں رہیں گے۔ اس لئے درخواستیں جلدی ارسال کرنی چاہئیں تاکہ بعد میں افسوس نہ کرنا پڑے۔

خان محمد عبداللہ خان آف مالیر کوٹلہ معرفت پوسٹماسٹر میرپور خاص۔ سندھ

قادیان میں جائداد پیدا کرنیکا بہترین موقع

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جائداد از قسم اراضی سکنی قادیان کی پرانی آبادی میں متصل ریتی چھلہ جانب غرب متصل محلہ دارالرحمت ۵۰ فٹ کی سڑک پر و متصل پل بر راستہ دارالانوار موسومہ بہ تکیہ حینا اور قادیان کی نئی آبادی میں محلہ دارالبرکات میں ریلوے سٹیشن سے ایک منٹ کے فاصلہ پر اور محلہ دارالعلوم میں متصل ہسپتال نور بطرف شہر ۵۰ فٹ کی سڑک پر اور محلہ دارالرحمت میں سٹور کے قریب اور اراضی زرعی واقعہ قادیان۔ یعنی بھانگر مختلف ٹکڑے ریلوے لائن سے اندر اور باہر سٹیشن کے قریب جو بہت جلد آبادی میں آجائینگے قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب دفتر بہشتی مقبرہ سے خط وکتابت کریں۔

نایاب خزانہ

ریویو آف ریلیجنز اردو ۱۹۰۳ء سے لے کر ۱۹۲۶ء تک مکمل سٹ نیز متفرق فائلیں۔ اور مختلف پرچے بھی مل سکتے ہیں۔ انگلش ریویو ۱۹۰۴ء اور ۱۹۰۸ء سے لے کر ۱۹۲۱ء تک اور مختلف پرچے بھی مل سکتے ہیں۔ تشحیذ الاذہان کی بھی اکثر جلدیں۔ اور مختلف پرچے بھی مل سکتے ہیں۔ تفسیر سروری۔ مرقاۃ الیقین اس کے علاوہ ست بچن۔ آریہ دھرم وغیرہ بھی مل سکتے ہیں۔ جلد توجہ فرمادیں۔

محمد یامین تاجر کتب قادیان

قلم آم

ہمارے مشہور قدیم کارخانہ قلم آم کی فہرست با تصویر ذیل کے پتہ سے مفت طلب فرمائیے۔

المشتہر:۔ صفدر حسین خاں نواسہ محمد احمد خان صاحب مرحوم تعلقدار مالک کارخانہ قلم آم قصبہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ

احمدیوں کے واسطے خاص رعایت

بے روزگاری کا بہترین علاج

امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کی فصل آرہی ہے آیندہ ہفتہ میں تازہ مال آرہا ہے

تھوڑے سرمایہ کے بیوپاریوں کے لئے امریکن۔ ولایتی۔ جاپانی کٹ پیس کی چھوٹی گانٹھیں تیار کی ہیں یکصد ۲ صد ۳ صد روپیہ کی جس میں زنانہ مردانہ ضرورت کا کپڑا ارزاں۔ خوشنما ہر رنگ اور ہر وضع کا موجود ہے گڑ ابڑا تھوک نرخ پر بھیجا جاتا ہے۔ تجارت کو وسیع کرنے کی غرض سے منافع قلیل لیا جاتا ہے مستورات پردہ نشین کپڑے کی تجارت بآسانی کر سکتی ہیں کیونکہ ہر گھر میں ہر وقت کپڑے کی ضرورت ہے کٹ پیس کے علاوہ۔ ہر قسم کا لیس۔ فیتہ۔ جھالر۔ دری کے بیل۔ ستارے۔ پھول۔ دوپٹہ اور ساڑھی پر لگانے کا جملہ سامان مل سکتا ہے ذاتی ضروریات کے لئے پچاس روپیہ کی گانٹھ تیار ہے۔ ایک مرتبہ مال منگا کر قیمت اور مال کا مقابلہ کریں دھوکا دینے والے نقالوں سے بچیں۔ سو روپیہ سے زائد کے خریدار سے کرایہ ریل معاف آرڈر کے ہمراہ ۲۵ فیصدی پیشگی آنا لازمی ہے۔ تھوک لسٹ طلب کریں۔

ایس رفیق بھائی جنرل سیلائزر حبیب سرکل بمبئی

دارالانوار میں سکنی اراضی خریدکرنیکا نادر موقعہ

دس کنال اراضی۔ ساٹھ فٹ کی دو سڑکوں کے درمیان۔ حضرت صاحب کی کوٹھی کے عین سامنے۔ مسجد مبارک سے قریب ترین۔ ان تمام خوبیوں کے رکھنے والا دارالانوار میں صرف یہی ایک رقبہ ہے۔ خرید کے شائق۔ جلد درخواست دیں۔ دو کنال سے کم کی درخواست نہیں آنی چاہئیے جو سارا رقبہ خرید کریگا اس کے ساتھ قیمت میں معتد بہ رعایت کر دی جاویگی۔ قیمت بذریعہ خط وکتابت طے کی جائے۔

نوٹ:۔ اس رقبہ کے خریدار کو دارالانوار کمیٹی کے قواعد و ضوابط پر عمل پیرا ہونا پڑیگا حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

خان عبداللہ خاں آف مالیر کوٹلہ معرفت پوسٹماسٹر میرپور خاص سندھ

جناب!

برسات آگئی۔ بخار کا زور ہوگا بخار کی پکی منگائیے۔ قیمت ایک روپیہ

اکسیر عالم

جسم کے ہر عضو کو لوہا لاٹھ بنا دیگا۔ بیماری پاس نہ آئیگی۔

قیمت ۲ روپیہ
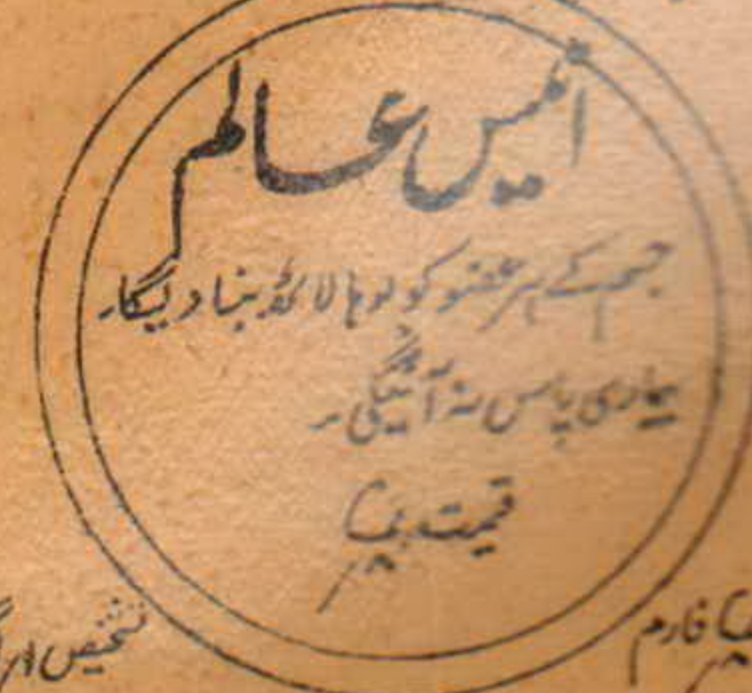
بواسیر خونی کے لئے مجرب دوا قیمت ۱ روپیہ فارم تشخیص اور انگریزی اسعد فہرست مفت طلب فرمائیے۔ پتہ:۔ ایم۔ ایچ۔ احمدی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ ایس بیری اکبر پور کانپور

رشتہ کی ضرورت

ایک معزز اور متوسط شیروانی پٹھان خاندان کی دو لڑکیوں کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔ مغل پٹھان سید اور قریشی برسر روزگار خواندہ لڑکوں کی درخواستیں آنی چاہئیں۔ یو۔ پی اور پنجاب کے باشندوں کو ترجیح دی جائے گی۔

ایم۔ اے معرفت ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سول کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مختلف ذرائع سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ مجالس قانون ساز سے سکھ ارکان بحیثیت مجموعی مستعفی ہو جائینگے سکھ ارکان کو شکایت ہے کہ "بنگی کونسل" کو ان کے متعلق فیصلہ کرنے سے قبل ان سے مشورہ لینا ضروری تھا۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ پنجاب کے ہندؤں کو بھی اتنی ہی شکایت ہے لیکن انہوں نے فیصلہ کرنے میں جلدی نہیں کی۔

ریلوے یونین لاہور کی طرف سے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں وزیر ہند اور ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے خلاف اس بنا پر نالش دائر کی گئی تھی کہ ریلوے بورڈ اور آل انڈیا فیڈریشن کے درمیان معاہدہ ہوا تھا کہ جو آدمی ریلوے سے نکالے جائیں گے ان کے متعلق باضابطہ طریق پر منظور شدہ یونینوں کو اطلاع دی جائیگی لیکن یونین کو اطلاع دیئے بغیر ریلوے نے ورکشاپ لاہور سے ۸۳ آدمی نکالنے کا فیصلہ کر دیا۔ اور انہیں علیحدگی کا نوٹس مل چکا ہے۔ اس فیصلہ کے خلاف معاہدہ کی رو سے حکم امتناعی جاری کیا جائے۔ ۸ ستمبر کو فاضل جج نے معاہدہ کا معاملہ ہائی کورٹ کے پاس بھیجدیا۔ لیکن ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے یونین کا مطالبہ منظور کر لیا ہے اور تخفیف روک دی گئی ہے۔

دریائے جمنا میں ۸ اور ۹ ستمبر کی درمیانی شب خوفناک طغیانی کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ پولیس کے سپاہی گھوڑوں پر سوار ہو کر دیہات میں لوگوں کو جگا جگا کر اطلاع دیتے رہے کہ کثرت بارش کی وجہ سے دریا میں خوفناک طوفان آرہا ہے خطرہ کے اعلان کے لئے ڈھول بھی پیٹے گئے۔ اس پر لوگ اپنے بال بچوں اور مویشیوں کو لے کر محفوظ مقامات پر چلے گئے۔ بعد کی اطلاع ہے کہ اب زیادہ خطرہ نہیں رہا لیکن احتیاطی تدابیر کو عمل میں لایا جا رہا ہے۔

ضلع سکھر میں حال ہی میں دریائے سندھ کے خوفناک سیلاب کی وجہ سے جو تباہی ہوئی ہے اس کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے قریباً تیرہ ہزار دیہاتی خانماں برباد ہو گئے ہیں۔ پچاس ہزار ایکڑ زمین کی تباہی ہوئی۔ نیز ایک سو پکے اور دو ہزار کچے مکانات غرقآب ہو گئے۔

اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۸ ستمبر میں ہوم ممبر نے مختلف صوبوں میں ہجوم کو گولی چلا کر منتشر کرنے کے واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بنگال میں سب سے زیادہ یعنی سترہ مرتبہ گولی چلائی گئی۔ مدراس میں ایک مرتبہ۔ صوبجات متحدہ میں سات مرتبہ۔ بہار و اڑیسہ میں تین مرتبہ۔ اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں ایک مرتبہ۔ بمبئی میں بھی گولی چلانی پڑی جس سے نقصان جان سب سے زیادہ ہوا یعنی ۳۴ ہلاک اور ۹۱ مجروح ہوئے۔

والیان ریاست کی وائسرائے نے ایک کانفرنس طلب کی ہے جس میں فیڈریشن وغیرہ مسائل پر بحث ہو گی۔ یہ کانفرنس ہز ایکسی لنسی کی صدارت میں ۲۰ ستمبر کو شملہ میں منعقد ہو گی۔ والیان ریاست کے بعض سرکردہ وزراء بھی اس میں شرکت کرینگے۔

حکومت ہند نے وزیر ہند کی تصدیق پر فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ انڈین فارسٹ سروس کی بھرتی کا سلسلہ بند کر دیا جائے اور جب تک ہندوستانی گول میز کانفرنس کی سروس سب کمیٹی کی سفارشات معلوم نہ ہو جائیں۔ محکمہ جنگلات کے کسی ملازم کو نہ ترقی دی جائے اور نہ اس میں کوئی براہ راست بھرتی کیا جائے۔

ہندوستانی ہاکی ٹیم کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس نے تین کے مقابلہ میں چودہ گول سے جرمن ٹیم کو شکست فاش دی

ہوم ممبر نے اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ حکومت ہند نے یو۔ پی گورنمنٹ کے نام احکام صادر کر دئے ہیں۔ کہ وہ پنڈت جواہر لال نہرو کو علالت کے سبب جیل سے رہا کر دے۔

تاجدار بہاولپور ۸ ستمبر کو یورپ سے واپس تشریف لے آئے۔

برطانیہ کے بیکاروں کے متعلق تازہ ترین اعداد و شمار سے پایا جاتا ہے کہ ۲۸ اگست کو ۲۸ لاکھ ۵۹ ہزار تھے یہ اعداد لنکا شائر کے کارخانوں کی ہڑتال سے پہلے کے ہیں۔

بنگال کونسل میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ تقریباً ۲۷۵۶ پولیٹیکل قیدیوں کو قواعد جیل کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں سزائیں دی گئی ہیں۔ تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ اس وقت تک ۵۰۸۳ آدمی قید ہو چکے ہیں۔

شملہ سے ۹ ستمبر کی اطلاع ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے کمیونسٹ انٹرنیشنل کے لٹریچر یا اعلان یا اس کے کسی ممبر کا داخلہ ہندوستان میں ممنوع قرار دے دیا ہے

کومیلا (بنگال) کی ۲۶۷ جاگیروں کو مالیہ زمین نہ دینے کی وجہ گورنمنٹ کی طرف سے نیلام کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

جمعیتہ العلماء کے ساتویں ڈکٹیٹر مولوی محمد نعیم بھی ۹ ستمبر کو دہلی میں گرفتار کر لئے گئے۔

بمبئی میں پولیس کمشنر کے حکم کے ماتحت مزید دو ماہ کے لئے جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کے احکام میں توسیع کر دی گئی ہے۔

صوبہ سرحد کے سرخپوشوں کا ۹ ستمبر کو موضع کالوخاں ضلع مردان میں ایک جلسہ ہوا جس میں انہوں نے پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کی دھمکیوں کا ذکر کرتے ہوئے جو وہ مسلمانوں کی اکثریت کو مٹانے کے لئے دے رہے ہیں۔ اعلان کیا کہ اگر انہوں نے مسلمانوں کی اکثریت کو مٹانے کی حماقت کی تو سرخ پوش لاہور پہنچ کر مسلمانوں کے قومی حقوق کی حفاظت کے لئے زبردست جدوجہد کریں گے۔

ریاست بیکانیر کے خلاف بدظمی اور نفرت پھیلانے کے الزام میں مقدمہ سازش بیکانیر کے تمام ملزموں کو سشن سپرد کر دیا گیا ہے۔

حکومت پنجاب نے بلدیہ کروڑ ضلع مظفر گڑھ کو اس کی بدنظمی کی وجہ سے معطل کر کے سب ڈویژنل افسر کو میونسپل معاملات کا انچارج مقرر کر دیا ہے۔

بمبئی کے نواح میں آج کل طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہے ضلع بلگام میں صرف چار ہفتوں کے اندر ۳۸۷ اموات ہوئیں ضلع دھروار میں ایک ہفتہ کے اندر ۱۰۶۔ بیجاپور میں ۳۰ اور شمالی کنارہ میں ۱۰۹ اشخاص طاعون کا شکار ہوئے۔

سکھ کونسل آف ایکشن کے اس فیصلہ کے خلاف کہ سکھ ممبران کونسلوں سے مستعفی ہو جائیں۔ جنہوں نے استعفیٰ داخل کرنے سے انکار کیا ہے۔ ان کے متعلق سردار مہتاب سنگھ آف لاہور نے ایک انٹرویو میں کہا کہ سکھوں نے اقرار کیا تھا کہ وہ پنتھ کی عزت برقرار رکھنے کے لئے کوئی قربانی زیادہ خیال نہیں کریں گے۔ مگر اب انہیں کیا ہو گیا ہے کہ اس حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

احرار پارٹی کا ۱۰ ستمبر کو امرتسر میں ایک اجلاس ہوا جس میں اس نے اپنا آئندہ پروگرام پریس ایکٹ اور آرڈیننسوں کی منسوخی کے لئے مظاہرے کرنا۔ سودیشی صنعت کی ترقی۔ مکانات کے کرایوں کے گھٹانے کی تحریک اور احراری قیدیوں کی امداد کے لئے مستقل فنڈ جمع کرنا قرار دیا

ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ فرانس میں بیکاری کے باعث غیر ممالک کے باشندوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہی مزدور طبقہ کے جو لوگ فرانس جانے کا ارادہ رکھتے ہوں